StudentPlucking کروانا جائز ہے یا نہیں؟

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1421

تاریخ اجراء: 23 جمادی الثانی 1445ھ / 06 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

student plucking کروانا جائز ہے؟ خواتین کا کہنا ہے کہ اس میں بھنووں کو باقاعدہ shape نہیں دی جاتی بلکہ صرف اطراف سے تھوڑے تھوڑے بال صاف کیے جاتے ہیں جن سے بھنویں تھوڑی neat ہو جاتیں ہیں۔ کیا اس کی اجازت ہے شریعت میں؟

نیز حدیث مبارکہ میں آئی برو کو نوچنے اور نوچوانے والی پر لعنت آئی ہے۔ کیا یہ صورت ہو سکتی ہے کہ نوچے نہ جائیں چھوٹی قینچی کی مدد سے تھوڑے تھوڑے کاٹ لیے جائیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر ابرو کے کچھ بال بہت زیادہ بڑھ چکے ہوں کہ چہرہ بدنما دکھائے دے جیسے کبھی ایک دو بال زیادہ بڑھ جاتے ہیں کہ برے معلوم ہوتے ہیں تو صرف ان بڑھے ہوئے بالوں کو اتنا چھوٹا کر سکتے ہیں کہ بھدا پن یعنی بدنمائی دور ہو جائے لہٰذا اس صورت میں قینچی سے کاٹ کر اتنا چھوٹا کر لیں کہ برے معلوم نہ ہوں۔ اس کے علاوہ صرف خوبصورتی کے لئے ایسا کرنا، ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا student plucking کی جو صورت سوال میں مذکور ہے وہ جائز نہیں بلکہ گناہ ہے۔

مشکوۃ المصابیح میں بحوالہ بخاری و مسلم حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

”لعن اللہ الواشمات والمتوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ، متفق علیہ۔“ اللہ تعالیٰ لعنت کرے گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال اکھیڑنے والیوں پر اور حسن کے لئے (دانتوں میں) کھڑکیاں کرانے والیوں پر جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والیاں ہیں۔ (مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، جلد 8، صفحہ 281، کوئٹہ)

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:"قولہ"للحسن یتعلق بالمتفلجات ای لاجل الحسن قیدبہ لان الحرام منہ ھو المفعول لطلب الحسن، اما اذا احتیج الیہ لعلاج اوعیب فی السن ونحوہ فلاباس بہ"ان کا قول للحسن متفلجات کے متعلق ہے یعنی حسن کی وجہ سے، حسن کی قید اس لیے لگائی کیونکہ اس میں سے صرف وہ حرام ہے جو حسن کے حصول کے لئے کیا جائے، بہرحال اگر علاج یادانت میں عیب وغیرہ کی وجہ سے اسکی حاجت ہو تو حرج نہیں۔(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد13، صفحہ389، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:"قال النووی: فیہ إشارۃ إلی أن الحرام ھو المفعول لطلب الحسن، اما لو إحتاجت الیہ لعلاج أو عیب فی السن ونحوہ فلا بأس بہ"امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں اشارہ ہے کہ یہ عمل تب حرام ہے جب خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے، بہرحال اگر علاج یادانت میں عیب وغیرہ کی وجہ سے اس کی حاجت ہو تو حرج نہیں۔(مرقاۃ المفاتیح، جلد8، صفحہ281، کوئٹہ)

طبرانی معجم کبیر میں بسندِ حسن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من مثلہ بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق"جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد11، صفحہ41، حدیث10977، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"یہ حدیث خاص مسئلہ مثلہ مُو(بالوں کے مثلہ کے مسئلہ)میں ہے، بالوں کا مُثلہ یہی جو کلماتِ ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال یا مرد داڑھی یا مرد خواہ عورت بھنویں، یہ سب صورتیں مثلہ مُو میں داخل ہیں اور سب حرام۔"(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ664، رضافاؤنڈیشن لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے:"بھوؤں کے بال اگر بڑے ہوگئے تو ان کو تراش سکتے ہیں۔"(بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ585، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net